مولانا عبدالرؤف فاروقی
جنرل سیکرٹری جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

یہ ''خیبر پختونخوا'' ہے
(جماعتی دورہ کے بعد تاثرات)

صوبہ خیبر پختونخوا جمعیۃ علماء اسلام (س) کے امیر مولانا سید محمد یوسف شاہ، جنرل سیکرٹری جناب اکرام اللہ شاہد، مولانا شاہ عبدالعزیز مجاہد اور دیگر صوبائی رہنماؤں کے ہمراہ صوبہ کے دس اضلاع کا پانچ روزہ تنظیمی دورہ کرنے کا اتفاق ہوا۔ غیرت مند مسلمانوں کا صوبہ جو اپنی تاریخ کے دامن میں عجیب وغریب اور متضاد داستانیں لئے ہوئے ہے، سید احمد بریلوی اور شاہ اسماعیل شہیدؒ نے شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ کے فتویٰ جہاد کی روشنی میں آزادی کے لئے قافلہ تیار کیا تو مولانا ابوالحسن علی ندوی مرحوم کے بقول صدیوں بعد شرائط جہاد پر پورا اترنے والے جہاد کا آغاز اکوڑہ خٹک کے اس میدان سے کیا جہاں اب دارالعلوم حقانیہ قائم ہے اور پھر اسی صوبے کی سرزمین ہی آماجگاہ حق و باطل بنی رہی۔ یہاں اسلامی ریاست قائم ہوئی۔ سید احمد بریلوی، امیرالمومنین قرار پائے تو پھر اسی صوبہ کے غداروں نے اسلامی ریاست کا تختہ الٹا دیا تو مجاہدین کے اس قافلے نے بالاکوٹ میں جام شہادت نوش کیا، دریائے کنہار کے ایک کنارے پر شہداء کا قبرستان، گنج شہیداں، اور اس سے کچھ فاصلے پر شاہ اسماعیل کی قبر آج بھی سکھوں سے مقابلے اور اپنوں کی غداری کی داستان سنا رہی ہے۔ اس صوبے کو کیا نام دیا جائے، میرے لئے فیصلہ کرنا مشکل ہے، تاہم ''خدائی خدمت گاروں'' ''سرخ پوشوں'' اور سرحدی گاندھی جناب خان عبدالغفار خان، کے نام لیواؤں نے اسے ''خیبر پختونخوا'' کا نام دلا کر اپنے منشور اور دیرینہ خواب کی تعبیر حاصل کی ہے، تو یہاں کے رہنے والوں کو کیا اب عدل، امن، تعلیم صحت خوراک اچھی معاشرت، اچھی معیشت، اپنی ثقافت تہذیب اور صدیوں سے چلی آنے والی روایات کی ضرورت باقی نہیں رہی؟ صوبائی حکومت کا کہنا ہے کہ ہم نے صوبے کا نام تبدیل کر کے یہاں کے رہنے والوں کو ان کی پہچان دے دی ہے اب عوام کو ہم سے کسی مطالبے کا حق باقی نہیں رہا۔ اے این پی جو 124 کے صوبائی ایوان میں 35 سیٹوں کے ساتھ حکومت کر رہی ہے اب اپنا سیاسی نظریہ وقتی مصلحتوں کے پیش نظر تبدیل کر چکی ہے، ایک وقت وہ تھا جب پیپلز پارٹی نے نیشنل عوامی پارٹی کو پاکستان کا غدار قرار دے کر خلاف قانون قرار دیا اور پوری قیادت کو پابندی سلاسل کر کے اس پر بغاوت کا مقدمہ قائم کیا آج اس کے وارث پیپلز پارٹی کے اتحادی ہیں، غلام بے دام ہیں، عالمی سطح پر امریکہ دشمنی اور روسی دوستی

کے علمبردار تھے آج امریکی غلامی کا طوق گلے میں ڈالے سیاست کر رہے ہیں' افغانستان پر سوویت یونین کے قبضے پر پاکستان میں مٹھائیاں بانٹنے اور ولی ببرک بھائی بھائی کے نعرے لگانے والے اعلان کرتے رہے کہ جب سوویت فوج پاکستان میں داخل ہوگی تو ہم اس کے ٹینکوں کو ہار پہنائیں گے اور آزادی کا جشن منائیں گے جو ۱۹۴۷ء میں ہم سے چھن گئی تھی۔ افغان مجاہدین کو بدمعاش اور مہاجرین کو بھگوڑے کہنے والے۔ مجاہدین کے ہاتھوں سوویت یونین کی شکست و ریخت کے بعد امریکی سامراج کے سامنے دم ہلانے میں فخر محسوس کر رہے ہیں' خان عبدالغفار خان کی میت کو پاکستان کی بجائے جلال آباد میں دفن کرنے والی پارٹی اب پاکستان کے اقتدار میں شریک ہے۔ یہ سیاسی نظریوں کی تبدیلی اور اپنی تاریخ کو اقتدار کے بدلے فروخت کرنے کی عجیب مثال ہے نہ جانے اس کا نام خدائی خدمتگاری کیسے رکھ لیا گیا ہے؟ کل یہ پرویز مشرف کی وساطت سے امریکہ کے اتحادی تھے' آج زرداری کے حاشیہ نشین ہو کر امریکی مفادات کی تکمیل کر رہے ہیں۔ قبائل کو جو پاکستان کا بازوئے شمشیر زن تھے' ڈرون حملوں کے ذریعہ زخمی کر دیا گیا ہے' اور اسلامی شریعت پر مبنی نظام عدل مانگنے والوں کو اپنی ہی فوج نے فتح کرنے کیلئے تباہی مچا دی ہے جہاں جہاں غیور مسلمان آباد ہیں اور اسلام' جہاد' مجاہدین' شرعی نظام اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کے اساسی نظریے سے وابستہ ہیں وہاں پاک فوج اور دیگر فورسز کے ذریعہ خوف مسلط رکھا گیا ہے۔ اور سرچ آپریشن کے نام پر آئے روز چادر اور چاردیواری کا تقدس پامال کیا جاتا ہے۔ پٹھان مسلمانوں کی عفت و حیا پر مبنی روایات کو پامال کیا جا رہا ہے۔ یہ پاک فوج کا ایجنڈا ہے یا صلیبی و صیہونی سامراج کا؟

لکی مروت' ٹانک' بونیر' مالاکنڈ' سوات اور دیگر اضلاع میں موبائل فون کی سہولت ختم ہے۔ ڈیرہ اسماعیل خان' جہاں سے ملکی قومی و مذہبی سیاست کو قیادت ملتی ہے۔ قومی اسمبلی کے ڈپٹی اسپیکر اسی ضلع سے تعلق رکھتے ہیں' ایک خوفزدہ جزیرے کا نمونہ پیش کرتا ہے۔ قدم قدم پر ناکے ہیں' پاک فوج کے جوان گزرنے والوں پر بندوقیں تان کر کھڑے ہیں' توہین آمیز رویہ ہے' لب و لہجہ میں خشونت ہے' تلاش کا طریقہ کار تذلیل پر مبنی ہے' پولیس اور دوسری انتظامی فورسز نے خوف بلکہ موت کا پہرہ بٹھا رکھا ہے' لگتا ہے ہم ایک بڑی سی بگرام جیل یا ایک وسیع تر گوانتاناموبے میں بغیر زنجیروں کے قیدیوں کی طرح گھوم رہے ہیں' نہ جانے کس وقت کوئی گولی ہمارا سینہ چھلنی کر دے گی' یا کوئی بے رحم فوجی جوان سڑک پر پٹخ کر ہمیں اپنے بوٹوں سے روند ڈالے گا۔ معاشی اور معاشرتی اعتبار سے خوانین' سردار' ملک' ہیروئن فروش اور اسلحہ کے سمگلر پورے خطے پر قابض ہیں' یہ یعنی ''سیاستدان'' ہیں اور عوام کی تقدیر کے مالک۔ 97 فیصد آبادی غربت اور افلاس کا شکار ہے' اسے اپنے حقوق اور آزادی کا شعور نہیں۔ بنیادی انسانی حقوق کیا ہوتے ہیں' پینے کا صاف پانی دستیاب نہیں۔ سرمایہ داروں کی بھیڑ بکریاں پالتے ہوئے خود بھیڑ بکریوں بلکہ کتوں سے بھی بدتر زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔ کوئی حیران ہو یا نہ ہو' کچھ علاقے ایسے ہیں جہاں سردار ایک فرعون کا درجہ رکھتا ہے اس کے خاندان کے

علاوہ کسی کو نہ تو اپنی سواری رکھنے کی اجازت ہے نہ اپنے بچے کو تعلیم دلانے کی۔ یہ ہے صوبہ ''خیبر پختونخوا'' جس کو اس کا نام اور پہچان مل گئی ہے۔ حقوق کب ملیں گے؟ اور ان کے لئے کون آواز بلند کرے گا؟ میں نے لکی مروت ٹانک' کرک' کوہاٹ' پشاور' بونیر' مالاکنڈ' صوابی اور خیبر ایجنسی میں علماء کو اس بات کی طرف متوجہ کیا۔ استحصالی' ظالمانہ' غیر منصفانہ طاغوتی نظام کے خلاف اٹھ کھڑے ہونے کی ترغیب دی' جمعیۃ علماء اسلام کے دستور نے اگر شعائر اسلام کے تحفظ اور تبلیغ اسلام کو نصب العین قرار دیا ہے تو انتخابی منشور میں انسانی بنیادی حقوق کی فراہمی جبر وظلم سے نجات۔ آزادی' خودمختاری' خودداری' اپنے وسائل پر عوام کے حق اور اعلیٰ اخلاقی روایات و اسلامی تہذیب کی ضمانت دی ہے' انسانوں کو انسانوں کی غلامی سے نجات دلانے کا وعدہ کیا ہے۔ کوئی دوسری سیاسی جماعت نہ یہ ضمانت دے سکتی ہے نہ وعدہ کر سکتی ہے' تو انسانیت کو جبر وظلم سے نجات کون دلائے گا۔ میں نے جمعیۃ کی ضلعی مجالس عمومی کے اجلاسوں میں شریک علماء سے گفتگو کی اور انہیں ان کی اللہ کی زمین پر حیثیت اور ذمہ داری یاد دلانے کی کوشش کی۔ علماء جو تقویٰ اور علوم نبوت کے وارث ہیں اور بڑی سیاست کے علمبردار۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جوابدہی کے احساس اور خشیت الٰہی کی بنیاد پر سیاست کو عوامی خدمت اور اللہ کی عبادت کا درجہ دیتے ہیں' صرف اور صرف وہی ان مسائل کا ادراک بھی کر سکتے ہیں' اور انہیں حل کرنے کی جدوجہد بھی!

میں نے بطور خاص اس دورہ کے دوران سید محمد یوسف شاہ' شاہ عبدالعزیز مجاہد' مولانا حامد الحق حقانی' جناب اکرام اللہ شاہد' مولانا امام محمد' مولانا غنی الرحمن اور دیگر عہدیداران و ذمہ داران جمعیۃ کو احساس دلانے کی کوشش کی کہ حضرت مولانا سمیع الحق کی قیادت دارالعلوم حقانیہ کا سا مرکز جن کا ہر جگہ اور ہر طبقے میں احترام موجود ہے۔ اور علماء دیوبند کا سیاسی نظریہ ہمارے پاس ہے اگر ہم نے اخلاص' جہادی جذبے اور آخرت میں آخری عدالت میں پیش ہونے کے عقیدے کے ساتھ اپنا کردار ادا نہ کیا تو ہم عوام' تاریخ آنے والی نسلوں' اپنے اکابر کی روحوں اور خدا تعالیٰ کے سامنے مجرم کے طور پر پیش ہوں گے۔ اور اس کالم کے ذریعہ میں پورے ملک کے علماء سے اپیل کر رہا ہوں کہ وہ زمین پر حق کے گواہ اور اسلام کے علمبردار ہیں۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں کسی نام نہاد جمہوری یا سیکولر جماعت کو سیاست کے نام سے انسانوں کے حقوق سے کھیلنے کا موقع اگر دیا گیا تو اس سے بڑا ظلم اور کوئی نہ ہوگا۔ اٹھ کھڑے ہوں اور پہلے مرحلے میں سیاست کی باگ ڈور اور زمام اقتدار اپنے ہاتھوں میں لیں۔ یہ صرف علماء کا حق ہے اور اپنا حق واپس لے کر استحصالی وطاغوتی نظاموں' بدعنوان' بھتہ خور' انسانیت کے قاتل' اور ملک کے دشمن حکمرانوں اور سیاستدانوں سے ملک اور قوم کو نجات دیدیں' اللہ کرے میری دردمندانہ آواز سنی جائے اور علماء اپنا کردار ادا کرنے کے لئے آمادہ ہو جائیں۔